



السلام عليكم ورحمة الله وبركاته

کیا تراویح کی نماز جلدی جلدی اور تیز پڑھی جا سکتی ہے؟

## اجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السوال

او علیکم السلام ورحمة الله وبركاته

الحمد لله، والصلوة والسلام على رسول الله، آمين

: مخارق و مسلم کی حدیث ہے

"مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْسَانًا غُفرَانَهُ تَعَذُّمَ مِنْ ذُنُوبِهِ"

"جس نے رمضان میں قیام اللیل (تراویح) کا اہتمام ایمان و احسان کے ساتھ کیا اس کے پچھلے گناہ بخشن دیے گئے۔"

الله تعالیٰ نے رمضان میں دن کے وقت ہم پر روزے فرض کیے اور رات کے وقت نفل نمازوں یعنی تراویح کے اہتمام کی تاکید کی تاکہ یہ عبادتیں ہمارے گناہوں کی معافی کا بہب بہب بن سکیں۔ لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ وہ کون سی نمازوں میں جن سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔ یہ وہ نمازوں ہیں جن میں نماز کے اركان و شرائط اور اس کے آداب کا پورا خیال رکھا گیا ہو۔ یہ بات بھی کو معلوم ہے کہ اطہیناں اور سکون کے ساتھ نمازوں کی ادائیگی بھی نماز کے اركان میں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس شخص کو جس نے جلدی نماز ادا کی تھی فرمایا

"از جن فضل، فیہ کم لَمْ تُصلِّنَ"

"واپس جاؤ پھر نماز پڑھو کیونکہ تم حاری نماز نہیں ہوئی۔"

: اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے نماز پڑھنی سمجھا کہ کس طرح ٹھہر ٹھہر کر اطہیناں کے ساتھ نمازاً کی جاتی ہے۔ (3) اللہ کا فرمان ہے

قَدْ أَفْلَغَ اللَّهُ الْوَمْنَوْنَ ۖ ۖ الَّذِينَ يُهْمَلُونَ فِي صَلَاتِهِمْ خَشْعُونَ ۖ ۖ ۖ ... سورة المؤمنون

"نامیاب ہوئے وہ جو ایمان لائے۔ جو اپنی نمازوں میں خشوع اختیار کرتے ہیں۔"

معلوم ہوا کہ وہ نماز کا میابی کی خاصیت ہے جو خشوع و خنوع کے ساتھ ادا کی جاتی۔ خشوع کی دو قسمیں ہیں یہ کہ تو دل کا خشوع یعنی اس بات کا پوری طرح احساس ہو کہ نماز کے دوران ہم کس ہستی کے ساتھ ہم کلام بیں اور یہ کہ وہ ہماری تمام حرکتیں دیکھ رہا ہے۔ دل کا خشوع یہ ہے کہ ہم جو کچھ پڑھیں سمجھ کر پڑھیں ایسا نہ ہو کہ زبان پر قوائد کا کلام ہو اور دل کیں اور غائب۔

خشوع کی دوسری قسم بدن کا خشوع ہے اور وہ یہ ہے کہ نماز میں احترام و ادب کا عاص خیال ہو۔ نماز کے دوران ادھر ادھر دیکھنا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا کھٹکا رکوع و سجدہ کرنا بار بار کھینچانا کیپڑوں سے کھینچنا سب احترام و ادب کے خلاف ہے۔

تمام مسلمان بھائیوں کے لیے میری یہ نصیحت ہے کہ جب ہم نماز پڑھیں تو یہ خیال کر لیں کہ ہم کس ہستی کے سامنے کھڑے ہیں اور کس سے ہم کلام بیں ہمیں احساس ہو کہ وہ ہستی ہمیں دیکھ رہی ہے۔ نمازوں ادا کرنا کہ گویا ایک مشکل مرحلہ تھا جو سر ہو گیا یا ہماری بوجھ تھا جسے منزل مقصود تک پہنچا دیا نمازوں کی محنت و غایت کے عین منافی ہے۔ بہت سارے لوگ رمضان میں میں رکعت تراویح چند مٹوں میں ختم کر لیتے ہیں قرآن جلدی جلدی اور تیز تیز پڑھتے ہیں تاکہ کم سے کم وقت میں نماز ختم ہو جائے۔ نہ اطہیناں سے رکوع کرتے ہیں اور نہ سجدہ اور نہ خشوع و خنوع ہی کا اہتمام کرتے ہیں۔ یہ تو ایسی نماز ہوئی جس کے بارے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جلدی فرمایا

"تَرْجِعٌ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ سُوَادٌ مُظَاهِرٌ تَقُولُ لِصَاحِبِها: مُنْبِعُكَ اللَّهُ كَمَا صَبَقْتَ"

یہ نماز آسان کی طرف جاتی ہے اس حالت میں کہ کالی اور تاریک ہوتی ہے۔ نماز پڑھنے والے سے کہتی ہے کہ اللہ تمھیں خنان کرے جس طرح تم نے مجھے خنان کر دیا۔

خشوع اور اطہیناں کے ساتھ تراویح پڑھنے والوں کے لیے میری یہ نصیحت ہے کہ خشوع اور اطہیناں کے ساتھ ادا کی گئی آٹھ رکعتیں جلدی ادا کی گئی میں رکعتوں سے بہتر اور افضل ہیں۔ اگر میں رکعتاں پڑھنا مشکل ہو تو آٹھ رکعت ہی پڑھنا کریں لیکن اطہیناں اور خشوع و خنوع کا ضرور خیال کریں۔ اللہ تعالیٰ یہ نہیں دیکھتے کہ کتنی رکعتیں پڑھیں بلکہ اس کے نزدیک خشوع و خنوع کی اہمیت ہے اور یہی خشوع دراصل باعث مغفرت و رحمت ہے۔

حَذَّرَ عَنِّيَ اللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوْبَ

## فتاویٰ موسف القرضاوی

روزہ اور صدقہ الفطر، جلد: 1، صفحہ: 179

محدث فتویٰ

